میخائیل نعیمہ

جنابہ فرزانہ فیروز حبیب ایم اے شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی
علی گڈھ

ایک ہمہ وصف ادیب ہے جس کے نغموں میں عقلیت کا عنصر غالب ہے اور شعر میں فلسفہ کی آمیزش ہے۔ ۱۹۰۲ء میں اپنے وطن بسکنتا کو خیرباد کہا اور مدرسہ المعلمین الروسیہ میں داخلہ لیا۔ مدرسہ والوں نے چار سال بعد اپنے خرچ پر اسے روس بھیج دیا۔ جہاں وہ پانچ سال تک مصروف تعلیم رہا۔ ۱۹۱۱ء میں اس نے شمالی امریکہ کا رُخ کیا اور واشنگٹن پہنچا، جہاں پہلے سے اس کے دو بھائی موجود تھے۔ ۱۹۱۶ء تک قانون اور ادب کی تعلیم میں مصروف رہا وہاں اس کے تنقیدی مضامین بھی شائع ہوئے اور افسانے بھی۔ نسیب عریضہ نے اسے نیویارک آنے کی دعوت دی اور وہاں پہنچکر اس نے وہاں کے ادیبوں اور شاعروں سے تعلقات پیدا کرلئے۔ ۱۹۱۸ء میں امریکہ کے محکمہ دفاع میں ملازمت کرلی اور فرانس کے معرکہ جنگ میں شریک ہوئے۔ لڑائی ختم ہوتے ہی ۱۹۱۹ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر نیویارک واپس آگیا۔ جہاں تیرہ ۱۳ سال قیام کیا اور اسی مدت میں ادبی کام کرتے رہے معمولی تنخواہ پر ایک دوکان میں ملازمت کرلی پھر جبران کی وفات کے بعد ان کا جی نہ لگا اور مضامین کے مسودے اور ضروری یادداشتیں ساتھ لے کر ۱۹۳۲ء میں لبنان واپس آگئے۔ میخائیل نعیمہ کی تخلیقات اس کی گہری علمیت وسیع تجربے اور غیر معمولی قوت اخذ پر دلالت کرتی ہیں۔ نثر اور نظم دونوں میں طبع آزمائی کی ہے اور جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ہے۔

نثری کارنامہ | اس کی ادبی زندگی کا آغاز ایسے ماحول میں ہوا جہاں اسے بآسانی ابتدائی سطح

پر اخباری مضامین اور کچھ گمنام لکھنے والوں کے مقالات کے علاوہ اور کچھ میسر نہ تھا۔ اس وقت بھی مضامین میں نغمہ ریحانیہ کی گونج تھی۔ اور جبران کے ادب کی شہرت شروع ہو رہی تھی۔ اس نے بھی خوش آگیں مستقبل کی امید میں ادبی کام شروع کیا۔ انتظام و انصرام کی خداداد صلاحیت لیکر پیدا ہوا تھا۔ علمی اور ادبی سوسائٹیوں کی انتظامی ذمہ داری نے اسے ہر حیثیت سے ممتاز بنادیا۔

میخائیل کی تحریریں بلاغت کا صحیح مصداق ہیں۔ ایک ادیب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اس کے لفظوں میں اعتدال ہے اور معنی میں گہرائی اور وسعت کی کوئی حد نہیں ہے۔" جدید و قدیم ادب کی پیوندکاری میں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پرانے ڈھانچے میں نئی روح سمونے کا کام بہت کم لوگوں نے اس سے بہتر کیا ہے۔ زندگی اور ادب کے معیاروں کی تصحیح اس نے پوری طرح کی ہے۔ ادبی انقلاب اور عمرانی انقلاب کے دواعی اور اسباب اس کی دو مایہ ناز کتاب الغربال اور المفاخرے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ جبران خلیل جبران اس کی اہم تصنیف ہے۔ جس میں جبران کی شخصیت کو ان کے ادب فن اور فلسفہ کی تحلیل و تجزیہ کے بعد متعارف کرایا ہے۔ اگر یہ کتاب نہ ہوتی تو جبران کے بہت سے مخفی خصائص ہمارے سامنے نہ آتے یہ کتاب صرف سوانح نہیں بلکہ اس کے زمانہ کی علمی اور ادبی تاریخ ہے۔ نثری کارنامہ کی فہرست میں اگر ان کتابوں کے علاوہ دوسری کتابیں نہ ہوتیں تو بھی اس کی شہرت کے لئے کافی تھیں۔ ڈراموں میں "الآباء والبنون" نے غیر فانی مقام حاصل کیا ہے۔ ۱۹۱۸ء میں یہ ڈرامہ پہلی بار نیویارک سے شائع ہوا۔ اور ۱۹۲۳ء میں الغربال کی اشاعت ہوئی۔ اس کی دوسری منظوم اور منثور کتابیں یہ ہیں۔

دیوان ہمس الجفون، کان ماکان، المراحل، مذکرات الارقش، زاد المعاد، البیادر لقاء، الاوثان، فی مہب الریح، صوت العالم، النور والدیجور، مرداد، دمعہ الله اکلابہ۔

ڈرامہ میں الفاظ و محاورات اور زبان کے استعمال میں افراد کا مقام اور مرتبہ کا خاص لحاظ کیا ہے۔ پڑھے لکھے لوگوں کے لئے فصیح زبان میں مکالمہ اور جاہل و کم علم لوگوں کے لئے عامی زبان کا استعمال ہوا ہے۔ ناولوں میں عاقر کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی، سوسائٹی کا سچا نقشہ اس طرح کھینچا ہے جو بہت سی روایتی عادات و حرکات سے نفرت دلاتا ہے

شعری کارنامے | ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۰ء تک پانچ سال انگریزی میں اشعار کہے اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا مگر اب اس کی علمی ترقی اور فکری گہرائی اتنی بڑھ گئی تھی کہ اشعار کے ذریعہ تمام تاثرات اور حقائق کا اظہار مشکل نظر آرہا تھا۔ شعری طاقت کی بے کلی اس کے بہت سے خیالات اور تاثرات کو اس کے سینہ میں مقید رکھتی تھی۔ لہذا اس نے شعر کو چھوڑ کر نثر میں لکھنا شروع کیا۔ اس کا پہلا قصیدہ النہر المتجمد کے نام سے مشہور ہے۔ روس میں قیام کے دوران اس نے روسی زبان میں یہ قصیدہ کہا تھا۔ نیویارک آکر عربی میں اس کا منظوم ترجمہ لکھا۔ دریا کے سوکھ جانے کی وجہ سے اس کی طبیعت میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہوئے اور وہ اس سے اس طرح ہم کلام ہوا۔

یا نہر ہل نضبت میاہک فانقطعت عن الخریر

ام ہل ہرمت و خار عزمک فانقطعت عن السیر

یا نہر ذا قلبی اراہ کما اراک مکبلا

والا فرق الا انک سرت تنشط عن عقالک وہولا

(اے دریا کیا تیرا پانی خشک ہو گیا جس سے مرمراہٹ منقطع ہو گئی۔ یا تو بوڑھا ہو گیا اور تیرا عزم کمزور ہو گیا جس کی وجہ سے تونے بہنا بند کر دیا۔ اے دریا تمہاری طرح میرا دل بھی پابہ زنجیر ہے فرق صرف اتنا ہے کہ تم کبھی اپنی زنجیروں سے چھٹکارا حاصل کرلوگے مگر وہ ایسا نہ کرسکے گا)

الفاظ میں موسیقیت ہے۔ مروجہ اوزان اور بحور سے کلام آزاد ہے۔ شعر کو

فلسفہ بنا کر پیش کرتا ہے اور اپنے مبہم تاثرات کو سوالیہ نشان بنا کر پیش کیا ہے۔ زبان سادہ اور صاف ہے اور ترکیب الفاظ تعقید سے خالی ہے۔ الفاظ سے مفہوم تک رسائی بلا کسی انتظار کے ہوتی ہے۔ اپنے نفس کو خطاب کرکے کہتا ہے۔

ہل من الأمواج جئت	(کیا تم موجوں سے نکلے ہوئے ہو)
ہل من البرق انفلت	(یا بجلی سے کوندے ہو)
ام مع الرعد انحدرت	(یا کڑک سے پھسل گئے ہو)
ہل من الفجر انبثقت	(یا صبح کی سفیدی سے پھوٹ پڑے ہو)
ام من الشمس ھبطت	(یا سورج کی بلندی سے آگئے ہو)
ھل من الالحان انت	(ارے تم نغموں کا تار تو نہیں ہو)
انت فیض من الٰہ	(پھر تو تم فیض خداوندی ہو)

دوسری تخلیقات | یہاں نعیمہ کے شذرات و امثال کو کتابی شکل میں بیروت سے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں اس کے ایسے افکار شامل ہیں جن کا بیشتر حصہ مہجر میں ہوا چند افکار کا ترجمہ پیش ہے۔

(۱) تم نے اپنی عمر خدا کے گھر کی خدمت میں صرف کردی کب گھر کے خدا کی خدمت کروگے۔

(۲) کچھ لوگ سیڑھیوں کی طرح ہیں، اس پر چڑھنے والے چڑھتے ہیں اترتے ہیں۔ لیکن وہ خود نہ چڑھتے ہیں نہ اترتے ہیں۔

(۳) غلام بادشاہ غلاموں کے ہی بادشاہ ہوتے ہیں۔

(۴) شیر کی موت کے بعد بھی رعب ہوتا ہے اور کتا زندگی میں بھی اس سے خالی ہوتا ہے۔

نعیمہ کی دوسری باقی کتابیں زیادہ تر لبنان میں لکھی گئیں مہجر امریکی سے ان کا

تعلق نہیں ہے اس لئے ان کا تعارف وتبصرہ ہماری بحث سے خالی ہے۔

حرفِ آخر | ہم نے گزشتہ صفحات میں اس کی کوشش کی ہے کہ ادب مہجر کا ایک خاکہ اور جائزہ پیش کریں جو جدید عربی ادب میں ایک بڑا اور قیمتی اضافہ ہے۔ ہم نے مہاجرین کے ترک وطن اس کے اسباب، جذبات، اور ان کے تاثرات پیش کرکے یہ نتیجہ دینا چاہا ہے کہ وطن کی محبت ایک فطری اور ان مٹ جذبہ ہے جو خارجی و داخلی اثرات کو قبول نہیں کرتا، اس کے بعد ادب و شعر پھر اہم شعراء اد بار کا تعارف اور ان کے ادب وشعر کے اثرات سے بحث کی ہے۔ اس کا دعویٰ بالکل نہیں ہے کہ اس کا پورا حق ادا کیا ہے مگر اس سے یقیناً یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ہمارے عربی ادب کا یہ کتنا قیمتی ذخیرہ ہے، جس کی جانب ہمیں توجہ مبذول کرنے کی از حد ضرورت ہے۔

جواہر الفقہ

عظیم اسلامی انسائیکلوپیڈیا

تالیف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ بانی دار العلوم کراچی

جس میں فقہ اسلامی اور سائنس جدید سے پیدا شدہ مسائل پر حضرت مفتی اعظمؒ کی تقریباً پچاس کتب ورسائل ومقالات جدید اضافے کے ساتھ عصری موضوعات پر عظیم تحقیقات اعضاء کی سرجری اور خون کا استعمال، اسلام کے نظامِ تقسیم دولت پر ایک بین الاقوامی اسلامی سیمینار، علم نجوم کی تحقیق، بیمہ زندگی، انتخابات اور شرعی ضابطہ، حقِ تصنیف اور ایجاد اسلام اور صحافت، مشینی ذبیحہ، معمہ لاٹری اور ریس (RACE)، زرعی نظام عشر وخراج، مسلم پرسنل لاء وسماجی اصلاحات پر متبادل تجاویز ان کے علاوہ علم تفسیر و حدیث تاریخ تجدید ایمان و عقائد، اردو خطبہ جمعہ، سمت قبلہ تقلید، رد بدعت اور دیگر جدید مسائل، ہدیہ جلد اول مجلد -/۴۲ جلد دوم مجلد -/۴۲